قیام پاکستان کے بعد ضرورت تھی ایسے مخصوص اداروں کی، جن کا مقصود و نصب العین ہی اپنی ملی تاریخ کی تحقیق اور اس کے تابندہ گوشوں کو موجودہ اور آئندہ نسلوں سے متعارف کرانا ہو۔ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان قابل مبارک باد ہے کہ اس کی کوششوں سے پچھلے دنوں اس قسم کے متعدد ادارے وجود میں آگئے ہیں، اور علمی تحقیق و تفحص کے کاموں کی ایک گونہ طرح پڑ گئی ہے۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد کے بعد لاہور میں ایک اور علمی و تحقیقی ادارے کا قیام عمل میں آیا ہے جس کا دائرۂ کار کافی وسیع ہوگا۔ اس کے علاوہ محکمۂ اوقاف کی طرف سے تصوف کی بعض بنیادی کتابیں شائع کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ امید ہے محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام قومی و ملی تاریخ ضبط کرنے کے اس کام کا دائرہ برابر وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا۔ اور اس کی بدولت انشاءاللہ اس ملک اور قوم کو زیادہ سے زیادہ پائندگی حاصل ہوگی۔

ہماری سیاسی و فکری بیداری کے موجودہ دور کو بالعموم سرسید سے شروع کیا جاتا ہے۔ ۱۸ مئی کو کراچی میں طلبائے قدیم علی گڑھ کی ایک کنونشن میں تقریر کرتے ہوئے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب نے بجا فرمایا ہے کہ ہمیں اس ضمن میں اور آگے جانا چاہیئے۔ سرسید دراصل اس سلسلے کی ایک کڑی تھے جس کا آغاز اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد شاہ ولی اللہ، ان کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز اور دوسرے بزرگوں سے ہوا اور آخر علامہ اقبال اور قائداعظم نے اس سلسلے کو آگے بڑھایا۔

واقعہ یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند کی اکثر حالیہ اسلامی تحریکوں کے سوتے حضرت شاہ ولی اللہ ہی سے پھوٹتے ہیں اور وہی ہماری موجودہ فکری و سیاسی نہضت کے بانی ہیں۔

لمعات اور سطعات کے بعد اکیڈمی کی طرف سے "تاویل الاحادیث" کا سندھی ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔ افسوس ہے ماہنامہ الرحیم کا سندھی ایڈیشن ڈیکلریشن نہ ملنے کی وجہ سے اب تک شائع نہیں ہو سکا وہ بھی اب زیر طبع ہے۔ اکیڈمی کا سالانہ تحقیقی مجلہ "الحکمۃ" جو انگریزی میں ہوگا، طباعت کے آخری مراحل میں ہے، امید ہے وہ ماہ جون کے وسط تک شائع ہو جائیگا۔